تار کا پتہ "الفضل" قادیان بٹالہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قیمت فی پرچہ ۲ ار

THE ALFAZL QADIAN

اخبار

ہفتہ میں دو بار

الفضل

دار الامان قادیان

قیمت سالانہ پیشگی ... بیرون ہند ...

ایڈیٹر :- غلام نبی ✤ انچارج - محفوظ الحق علمی

جلد ۱۱	مطابق ۹ رجب ۱۳۴۲ھ	یوم جمعہ	مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۲۴ء	نمبر ۶۴

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ آج سہ شنبہ مورخہ ۱۲ فروری ساڑھے تین بجے دن کے بغرض تبدیل آب و ہوا چند روز کے لئے باہر تشریف لے گئے ہیں۔ حضور کے ہمراہ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب۔ مولوی رحیم بخش صاحب۔ بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی و نیک محمد صاحب و عبد الواحد صاحب ہیں۔

آج ہی بعد نماز ظہر مدرسہ احمدیہ میں ایک دعوت ہوئی۔ جس میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ و دیگر احباب قادیان کے ساتھ ہمارے بھائی مذہبی سکھ اور ان کے گورو سردار خزان سنگھ صاحب شریک تھے۔

چودہری عبد اللہ صاحب بی اے۔ بی۔ ٹی قائمقام امیر وفد المجاہدین دار الامان میں چند دن ٹھہر کر واپس آگرہ تشریف لے گئے ہیں۔

شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری کی چوٹوں کو نسبتاً پہلے سے آرام ہے۔ شیخ صاحب جناب غلام رسول صاحب و مولوی عنایت اللہ صاحب بد وملی امام دین صاحب جناب ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب و حکیم غلام غوث صاحب و دیگر احباب طلباء میڈیکل کالج امرتسر

نعت

آیۂ رحمت و غفران رسولِ عربی
مایۂ حکمت و احسان رسولِ عربی

دل میرا تجھ پہ ہو قربان رسولِ عربی
ہو فدا تجھ پہ میری جان رسولِ عربی

دیکھ کر آپ کے انوارِ تجلّی خورشید
مثل آئینہ ہے حیران رسولِ عربی

آپ تفسیر ہیں دیباچۂ فطرت کی حضور
آپ ہیں معنیٔ قرآن رسولِ عربی

آپ کی چشم خطا پوش نے جنت دیدی
میری بخشش نہ تھی آسان رسولِ عربی

طور کی طرح کبھی دل میں بھی جلوہ گری
یہ بھی ہے سوختہ سامان رسولِ عربی

لیجئے طالب دل خستہ و وحشی کا سلام
میرے آقا میرے سلطان رسولِ عربی

دارالامان کا نظارہ

یدخلون فی دین اللہ افواجا

۱۰ و ۱۱ فروری کو دارالامان میں عجیب چہل پہل تھی جلسہ سالانہ کی اسٹیج پر گویا ایک دوسرا سالانہ جلسہ تھا دو دن بہت سے احباب کے زبردست لیکچر ہوتے رہے۔ مذہبی سکھوں کے گرو سردار خزان سنگھ صاحب نہایت پُرجوش اور مسرت انگیز الفاظ میں بولتے رہے جلسہ کے برخاست ہونے پر مذہبی سکھ بھائیوں کی سنگتوں کے جلوس عجیب نظارے دکھاتے تھے ان کا اپنی زبان اور اپنے مخصوص لہجہ میں پرجوش مصرعے اور اشعار پڑھنا اور کبھی ایک ایک فقرہ کو بار بار دُہرانا عجیب لذت دیتا تھا۔ ست سری اکال کے نعروں سے ایک ولولہ پیدا ہو جاتا اور غلام احمد کی جے کی آوازوں سے فضا گونج اُٹھتی تھی۔ پہلا دن جلوس مسجد نور سے بورڈنگ ہائی سکول تک رہا دوسرے دن پھر مسجد نور سے مدرسہ احمدیہ کے صحن تک بڑی شان و شوکت سے یہ جلوس پہنچا۔ سردار خزان سنگھ ایک میز پر جا بجا کھڑے ہو کر نظم و نثر میں بولتے تھے۔ اور پے در پے نعروں کی صدائیں بلند ہوتی تھیں۔ چار بجے کے قریب مدرسہ احمدیہ میں جلوس جا ٹھہرا۔ اور نماز عصر کے بعد فوراً حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تشریف لائے۔ جلوس کا فوٹو لیا گیا۔ پھر کلمہ شہادت پڑھایا گیا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ نے پنجابی میں تقریر فرمائی

(خلاصۂ تقریر)

جس میں حضور نے مذہبی سکھ بھائیوں کو بتایا کہ:-

جس طرح سب کا خدا ایک ہے۔ ویسے ہی ساری قومیں برابر ہیں۔ خدا نے سب کو یکساں آنکھ۔ ناک۔ کان اور دل و دماغ عطا فرمائے ہیں۔ برسر اقتدار قوموں نے آپ لوگوں پر اب تک ظلم کیا۔ جو آپ کو ادنیٰ اور غلام بنا کر رکھا۔ اب خدا دکھانا چاہتا ہے۔ کہ جن کو ادنےٰ اور ذلیل ٹھہرایا گیا تھا۔ میں ان کو اُٹھاؤں گا۔ حضرت موسیٰ ایک بزرگ پیغمبر تھے۔ جو ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے گذرے ہیں۔ جن سے یہودی لوگ چلے ہیں۔ وہ جب ظاہر ہوئے۔ تو اس وقت فرعون ایک ظالم بادشاہ تھا۔ جس نے بنی اسرائیل کو اپنا غلام بنا رکھا تھا۔ اُن سے ادنیٰ خدمت لیتا۔ اینٹیں تھپواتا۔ مزدوری کرواتا اور طرح طرح سے ظلم کرتا تھا۔ حضرت موسیٰ نے خدا کے حکم سے بنی اسرائیل کو فرعون کے پنجہ سے چھڑایا۔ اسی طرح خدا کے نبی مظلوموں کو چھڑانے آیا کرتے ہیں۔ آج خدا نے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا ہے۔ جس کے ذریعہ سے بہت سے مظلوم ظالموں کے ہاتھ سے چھٹکارہ پائینگے۔ مسیح موعود نے فرمایا تھا کہ میرے خلیفوں میں سے ایک خلیفہ ہو گا۔ جس کے ذریعہ بہت سے لوگ گرفتاریوں سے چھڑائے جائینگے۔ سو دیکھو تم لوگ بھی گرفتار تھے لوگ تمہیں ادنےٰ اور اپنا غلام سمجھتے تھے۔ مگر اب تم آزاد ہو گئے۔ لیکن ضروری ہے۔ کہ تم خود بھی کوشش کرو۔ اگر قیدخانہ کا دروازہ کھولدیا جائے۔ اور قیدی کی ہتھکڑیاں بھی توڑ دی جائیں لیکن وہ خود بیٹھا ہی رہے۔ تو پھر کیسے آزاد ہو سکتا ہے۔ جب تک کہ خود اٹھ کر نہ چل پڑے۔ سو تم خود بھی کوشش کرو۔ .. .. دیکھو اگر ایک شخص کے پاس دوائیں ہوں۔ مگر وہ کھائے نہیں۔ تو کیسے بیماری سے بچ سکتا ہے۔ پس تم کو دوا تو مل گئی۔ اب اس کا استعمال کرنا آپ کا کام ہے۔ اور اس دوا کے پہنچانے میں مدد کرنا ہمارا کام ہے۔

پھر

حضور نے دعا فرمائی۔ اور یہ مبارک جلسہ برخاست ہوا

اکالیوں کا جلسہ

انہیں ماتم ہمارے گھر میں شادی

یہ عجیب نظارہ دیکھ کر ایک طرف تو ہمارے غیر احمدی صاحبان کبیدہ خاطر ہو رہے تھے۔ اور دیکھ رہے تھے کہ خدا نے ان کے سامنے اپنے مامور کو کیسی عزت دی اور اس کے مرکز کی جانب ایک بھاری جماعت کو یکدم لے آیا۔ ان کے علاوہ اکالی سکھوں کی کیفیت بھی حیرت انگیز تھی۔ جنھوں نے ہمارے جلسہ کے خلاف ایک جلسہ قائم کیا۔ اور باہر سے بھی لیکچرار بلائے۔ جن میں سردار گنگا سنگھ صاحب بھی تھے۔ جنھوں نے نہایت سخت الفاظ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کا ذکر کیا۔ جن کے جواب میں ہمارے قابل لیکچرار جناب شیخ محمد یوسف صاحب نے نہایت متانت اور وضاحت سے اپنے جلسہ گاہ میں تقریر فرمائی۔ اور سردار گنگا سنگھ کے تمام شبہات کا قلع قمع کر دیا۔ ۱۱ ر فروری کی شام سے پہلے ہی اکالیوں کا جلسہ ختم ہو گیا۔ سردار گنگا سنگھ صاحب نے اکالیوں کو اس طرح تسلی دی۔ کہ سردار خزان سنگھ اور اس کی جماعت اگر احمدیوں میں شامل ہو گئی تو ہو جانے دو کوئی غم نہیں۔ مگر ہم دیکھتے تھے۔ کہ لہجہ کمزور چہرہ پژمردہ۔ اور دل محزون۔ آنکھیں متحیر تھیں۔ بہر حال یہ دن دارالامان کی تاریخ میں عجیب دن تھے۔ جبکہ یہ نظارہ ہماری آنکھوں نے دیکھا کہ ؎

پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔

الفضل پر جو مقدمہ ظہیر صاحب نے دائر کیا ہوا ہے اسکے سلسلہ میں ۲۴ ر فروری کو بھائی عبدالرحمان صاحب قادیانی دارالامان سے اور چودہری ظفر اللہ خان صاحب کوئٹہ سے گوجرانوالہ پہنچے۔ ظہیر کے بیان پر جرح کی۔ ۲۷ ر فروری کو ظہیر صاحب کی شہادت طلب کی گئی ہے۔ مقدمہ واپس پہلی عدالت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان ۔ ۱۵ر فروری ۱۹۲۴ء

دُنیا کا آیندہ مذہب

(افغیر دین اللہ یبغون ولہ اسلم من فی السموٰت والارض طوعًا وکرھًا والیہ یرجعون (آل عمران)

کافر نتوانی شد ناچار مسلمان شو

دین الٰہی دنیا کو آخر اپنی طرف کھینچ ہی لیتا ہے۔ کیونکہ اس میں الٰہی طاقت ہوتی ہے گو زبانیں انکار کریں۔ مگر دل ایک دن جھک ہی جاتے ہیں۔ دین الٰہی نے آج سے تیرہ سو سال قبل جو صدائے اخوت بلند کی تھی۔ بالآخر دنیا نے اس کی خوبی کو تسلیم کر لیا۔ اور یہ دین حق کی زبردست علمی فتح تھی۔ جس کو آج دین حق کے نام کے قدر شناس نہ آنے والے بھی بہترین الفاظ سے سراہتے ہیں وقت آتا ہے۔ جب کہ عالم میں اسی ایک دین حق کا دور دورہ ہو گا۔ جس میں اخوت و مساوات کے احکام آفتاب کی طرح چمک رہے ہیں۔ ابھی مسز سروجنی نائیڈو نے نیروبی افریقہ میں تقریر کرتے ہوئے یہ سچی شہادت ادا کی ہے:۔

"آج سے تیرہ سو سال پیشتر اسلام نے دُنیا کے سامنے آزادی مساوات اور اخوت کے آدرش پیش کئے۔ اسلام نے مکمل ڈیموکریسی کا پرچار کیا جس کے نزدیک اب یورپ آرہا ہے۔ کوئی دن آئیگا۔ جب تمام مذاہب اسلام میں مدغم ہو جائینگے مُسلمانوں کو اپنے پیغمبر کے احکام یاد کرنے چاہئیں اور دنیا کو انسانی اخوت کا پیغام دینا چاہیئے میں ہندوستان اعظم کے مسلمانوں کو اس ذمہ داری سے بری نہیں کر سکتی۔ کہ ان کا فرض تھا کہ افریقہ نواسیوں کو مسلمان بناتے۔ کیونکہ ان کے رسم و رواج ہی ایسے ہیں۔ مسلمانوں کو اپنے فرائض اور ذمہ داریوں سے کبھی پہلو تہی نہ کرنی چاہیئے اور قیامت کے دن کو یاد رکھنا چاہیئے۔ جبکہ ان سے پوچھا جائے گا۔ کہ تم نے افریقیوں کو خدا کا پیغام سنایا؟ ہر مسلمان کو اپنے مذہب کا علمبردار رہنا چاہیئے"۔ (وکیل ۸ر فروری)

سر کو پیٹو آسمان سے اب کوئی آتا نہیں

آنیوالا موعود کل آگیا مگر غافلوں کو اب تک ہوش نہ آیا آسمان نے گواہی دی۔ زمین نے شہادت ادا کی۔ لیکن محروم غفلت کے لحافوں میں خراٹے لے رہے ہیں۔ اگر کوئی جگانا چاہے۔ تو نا حق ان پر جھنجلاتے ہیں۔ بلکہ بہت سے عذر نامعقول تراشتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ہمارا موعود مسیح آسمان سے نازل ہو گا۔ ہم اسے کیونکر تسلیم کریں۔ جو زمین سے آیا۔ کہتے ہیں۔ لفظ نزول جبکہ طور پر احادیث میں مسیح کے لئے آیا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ آسمان سے اُتریگا۔

مگر افسوس

ان لوگوں نے حقیقت کو پرکھا نہ دیکھا نہ جانا۔ لفظ نزول کے معنے آسمان سے نازل ہونا کہیں بھی نہیں پر یہ لوگ یونہی آسمان زمین کے قلابے ملا رہے ہیں۔ اور بے باکانہ طریق سے نبوی احادیث کو چھوڑ رہے ہیں چند حوالے احادیث مبارکہ کے دیئے جاتے ہیں۔ جنمیں لفظ نزول ہے۔ اور معنی آسمان سے اُترنا نہیں ہیں۔ اور یہ سب حوالے اس بخاری کے ہیں۔ جو مولوی وحید الزمان صاحب حیدر آبادی نے ترجمہ کر کے شائع کی ہے۔

باب نزول النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ۔ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے۔ حضور نبوی نے ۱۱ ذی الحجہ بمقام منٰی فرمایا۔ نحن نازلون غدًا بخیف بنی کنانۃ (بخاری پارہ ۶ صفحہ ۷۸) کل ہم خیف بنی کنانہ میں اُترینگے۔ حضرت عقبہ ابن عامر سے روایت ہے۔ انک تبعثنا فننزل بقوم لا یقروننا (بخاری پارہ ۹ صفحہ ۸۴) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ کنا نتناوب النزول على النبی صلے اللہ علیہ وسلم۔ ہم باری باری حضور اقدس کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ فینزل یومًا وانزل یومًا۔ ایک دن میرا ہمسایہ حاضر ہوتا۔ ایک دن میں فاذا نزلت جئتہ من خبر ذلک الیوم من الامر وغیرہ واذا نزل فعل مثلہ (بخاری پارہ ۹ صفحہ ۸۶)

باب النزول بین عرفۃ وجمع (بخاری پارہ ۷ صفحہ ۵)

باب النزول بذی طوی والنزول بالبطحاء (بخاری پارہ ۷ صفحہ ۳۲) ان تمام مقامات پر مسلمہ طور پر بلا نزاع لفظ نزول کے معنے آسمان سے اترنا نہیں ہیں۔

پھر کیوں ینزل فیکم ابن مریم کے معنے سمجھنے میں غوطے کھاتے ہیں۔ اور کیوں کہتے ہیں کہ مسیح آسمان سے اُتریگا۔ آسمان سے تو یقینًا نہیں اُترینگے۔ ہاں مسیح محمدی نے خوب فرمایا کہ حضرت عیسیٰ آپ لوگوں کے دلوں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور ہر دم آپ لوگوں کی زبان پر نزول کر رہے ہیں۔ عقلمندوں کو چاہیئے۔ کہ ایسی غلط فہمی کی دلدل سے نکل آئیں۔ جس میں پھنس کر انسان جہنم تک پہنچ جاتا ہے۔ دوستو اب آسمان کو نہ تکو تمہاری امید تمہارے درمیان ہے۔ اور تمہیں خبر نہیں۔ سنو اور سارے جہان والوں سے کہدو ؎

یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آچکا

آیت امّا یاتینکم رسل منکم

یہ کلمہ الحکمت آب زر سے لکھنے کے قابل ہے کہ اُنظر الٰی ما قال ولا تنظر الٰی من قال۔ یہ دیکھو کیا کہا۔ یہ نہ دیکھو کہ کس نے کہا۔ لیکن افسوس کہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے پیغام صلح ۷ر فروری ۱۹۲۴ء میں اس کلمۃ الحکمت کو فراموش کر کے فرمایا ہے۔

"اسی بات کو مولانا محمد علی صاحب نے بیان القرآن میں لکھا تھا۔ اور یہ بھی لکھا تھا کہ آیت امّا یاتینکم رسل منکم کے ماتحت نبوت کا دروازہ کھولنے کا سہرا یا تو بہاء اللہ کے سر پر ہے یا میاں محمود احمد کے سر پر"۔

محققین بانصاف سمجھ سکتے ہیں کہ کسی امر کی غلطی اس

دلیل سے ہرگز نہیں ثابت ہو سکتی۔ کہ فلاں شخص نے پہلے اس امر کو بیان کیا ہے۔ مگر افسوس کہ جناب ڈاکٹر صاحب موصوف اس معمولی بات کو مضمون لکھتے وقت یاد نہ رکھ سکے بلکہ جوشِ تحریر میں اس سے بھی آگے بڑھ کر فرماتے ہیں کہ:۔

"اگر صرف میاں محمود احمد کا ہی نام ہوتا تو مریدوں کو گنجائش تھی کہ کہدیتے کہ میاں صاحب کو القا ہو گیا ...... مگر بہاء اللہ کے تقدم اور تشابہ نے کام بگاڑ دیا"

یہ بالکل ایسی ہی بات ہے جیسے غیر احمدی کہتے رہتے ہیں کہ مسئلہ وفات مسیح میں سر سید احمد خان حضرت مرزا صاحب سے متقدم ہیں۔ تو کیا واقعی آپ اس امر کو تسلیم کر لینگے کہ ایسے تقدم اور تشابہ نے مسئلہ وفات مسیح کا کام بگاڑ دیا علاوہ ازیں جناب سے مطالبہ ہے۔ کہ خود بہاء اللہ کی اپنی کتاب سے یہ ثابت کریں کہ آیت اما یاتینکم رسل منکم کو انہوں نے اجرائے نبوت کے لئے پیش کیا ہے اب آپ سب سے پہلا کام یہی کریں۔ اگر آپ ایسا ثبوت یعنی خود بہاء اللہ کا استدلال اس آیت سے مع حوالہ پیش نہ کر سکے۔ تو دنیا گواہ ہو جائیگی۔ کہ آپ بے ثبوت باتیں لکھ دیتے ہیں۔ پس ضروری اور لازم اور واجب ہے کہ ثبوت مع حوالہ پیش کر کے اپنی لاج رکھ لیں ؎

نگفتہ ندارد کسے با تو کار
ولیکن چو گفتی دلیلش بیار،

کیا یہ ایرے غیرے کی باتیں ہیں؟

ایڈیٹر اہل حدیث "اشتہار سبب کا گولہ" کے اعتراض متعلقہ پیشگوئی وفات داماد احمد بیگ کو دہراتا ہوا لکھتا ہے "

"ہمیں کسی لمبی چوڑی بحث میں جانے کی ضرورت نہیں۔ ہم تو جناب مرزا صاحب کے حرف حرف پر اعتقاد رکھتے ہیں۔ کسی ایرے غیرے کی باتوں پر کان نہیں لگاتے۔ کیونکہ یہ سب پیچھے ہیں۔ اور مرزا صاحب سب سے مقدم ہیں۔"

آگے انجام آتھم کی عبارت نقل کر کے مرزا سلطان محمد کی حیات کو سیدنا مسیح موعود علیہ السلام کے کاذب ہونے کی محکم دلیل بتاتا ہے۔ قطع نظر اس کے کہ اس کا جواب کیا ہے۔ ہم ایڈیٹر اہل حدیث سے پوچھتے ہیں کہ اگر آپ مرزا صاحب کے حرف حرف پر اعتقاد رکھتے ہیں۔ تو ذیل کی چند سطور جنہیں آپ نے اسی اہلحدیث کے صفحہ ۲ پر یوں درج فرمایا ہے:۔

"(۱) یہ پیشگوئی (احمد بیگ اور اس کے داماد کی پیشگوئی) بھی مشروط بشرائط تھی۔ اور ضرور تھا کہ اس وقت تک اس کا دوسرا حصہ معرض توقف میں رہے۔ جب تک کہ خدا کی نظر میں اسباب نقض شرائط کے جمع ہوں (اہلحدیث ۸ فروری صفحہ ۲ کالم ۱)

(۲) اور ضرور ہے کہ یہ وعید کی موت اس (داماد احمد بیگ) سے تھمی رہے۔ جب تک کہ وہ گھڑی آ جائے کہ اسکو بیباک کر دیوے۔ اگر جلدی کرنا ہے تو اٹھو اور اس کو بیباک، اور مکذب بناؤ۔ اور اس سے اشتہار دلاؤ۔ اور خدا کی قدرت کا تماشہ دیکھو"

(۳) فیصلہ تو بہت آسان ہے (احمد بیگ کے داماد سلطان محمد کو کہو۔ کہ تکذیب کا اشتہار دے۔ پھر اس کے بعد جو میعاد خدا تعالیٰ مقرر کرے۔ اگر اس سے اسکی موت تجاوز کرے۔ تو میں جھوٹا ہوں۔" (ک ت)

یہ کس کی عبارتیں ہیں۔ کیا یہ ایرے غیرے کی باتیں ہیں یا اسی مقدس ہستی کی۔ جس کے حرف حرف پر آپ نے اپنا اعتقاد رکھنا بیان کرتے ہیں۔ پس اگر یہ ایرے غیرے کی باتیں نہیں۔ جیسا کہ یقیناً نہیں۔ تو پھر آپ کو از روئے ایمان اپنے اعتراض پر نظر ثانی کرنا چاہیئے۔ اور سچی شہادت دینے میں شرم نہ کرنی چاہیئے۔

(ایم عبد الصمد عمر قادیانی)

مُسلمان کہلانیوالے علاقہ ارتداد میں کیا کر رہے ہیں؟

ضلع فرخ آباد میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اشدھی کا فتنہ دب گیا تھا۔ مگر افسوس کہ بعض غیر احمدی علماء کی احمدی مجاہدین کے خلاف کوششوں میں مصروف ہونے کے باعث آریہ ایجنٹوں کو پھر سرگرمی دکھلانے کا موقعہ مل گیا۔ چنانچہ موضع منگھول میں جو فرخ آباد شہر سے سولہ میل کے فاصلہ پر ہے۔ بعض مسلم راجپوتوں کو مرتد کر لیا۔ ہمارے مبلغ اطلاع دیتے ہیں۔ کہ احمدی مبلغین اس خبر کی اطلاع پاتے ہی فوراً وہاں پہنچے۔ اور بہتوں کو سمجھایا گیا۔ اور ایک حد تک روکنے میں کامیاب ہوئے۔ مگر شہر کے غیر احمدیوں سے ایک صاحب بھی امداد کے لئے نہ پہنچے۔ دراصل وہ عام مُسلمانوں کو ہی احمدیوں کے خلاف بھڑکانے کی خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ ایسی تجاویز سے فرصت کہاں مل سکتی ہے۔ اسی طرح سے قائم گنج سے ہمارے مبلغ اطلاع دیتے ہیں کہ مسلمان کہلانیوالوں کی طرف سے احمدیوں کی مخالفت میں سرگرمی سے منصوبے ہو رہے ہیں۔ افسوس ہے کہ بعض کارکنان خلافت اس ناعاقبت اندیشی کے کام میں ایسی دلچسپی لے رہے ہیں کہ خود لوگوں کے پاس جا جا کر احمدیوں کے بائیکاٹ کے مسودات پر دستخط کرا رہے ہیں۔ اور ایسے واقعات بھی ہوئے ہیں کہ کسی عقلمند اور سعید رُوح نے ان مسودات پر دستخط کرنے میں ذرا تامل یا انکار کیا تو اسے زدوکوب کیا گیا مخالفت کے جوش میں یہاں تک غضب ڈھایا جا رہا ہے کہ اَن پڑھ اور بے سمجھ لوگوں میں بالکل بیہودہ اور جھوٹے اعتقادات احمدی جماعت کی طرف منسوب کر کے انہیں اشتعال دلایا جاتا ہے۔ مثلاً کہا جاتا ہے احمدی جماعت اپنے امام حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کو آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے (معاذ اللہ) افضل مانتی ہے یا خدا مانتی ہے (نعوذ باللہ من ذالک) غرضیکہ ہر ایک ممکن ذریعہ سے مخالفت کی جا رہی ہے۔ اور اسی میں سب قیمتی وقت ضائع کیا جا رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے مسلمان بھائیوں کے حال پر رحم فرمائے کہ وہ موقعہ کی اہمیت اور نزاکت کو سمجھیں۔ اور بجائے ایک لاحاصل کام میں مصروف رہ کر وقت ضائع کرنے کے حقیقی ارتداد کے انسداد یا کسی اور مفید کام کی طرف متوجہ ہوں۔ والسلام

خاکسار عبد اللہ خان بھٹی عفا اللہ عنہ قائم مقام امیر احمدی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

سورۃ فاتحہ سے تیسرا سبق

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ

۸ر فروری سنہ ۱۹۲۴ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

گلے کی تکلیف کی وجہ سے میں زیادہ بول نہیں سکتا۔ اور اسی وجہ سے آجکل درس بھی نہیں دے سکتا۔ کیونکہ میں نے دیکھا ہے۔ کہ تھوڑا سا بھی بولنے کی وجہ سے گلے کی تکلیف اس قدر بڑھ جاتی ہے۔ اور اس میں سے ایسا زہر جذب ہوتا ہے۔ کہ اس کی وجہ سے بخار ہو جاتا ہے۔ لیکن پھر بھی جمعہ کے موقعہ پر میں نے یہی مناسب سمجھا۔ کہ چند لفظ بولوں۔

سورۃ فاتحہ سے تیسرا سبق

میں نے اپنی جماعت کے دوستوں کو پچھلے دو خطبوں میں اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ سورۃ فاتحہ ہمیں دو سبق دیتی ہے۔ ایک تو یہ کہ علم کی کتنی قسمیں ہیں۔ اور دوسرا یہ کہ جہالت کی کتنی اقسام ہیں۔ آج میں تیسرے سبق کی طرف اپنے دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ پہلے سبق تو انسان کی اپنی ذات کے متعلق ہیں۔ کہ اس کو اپنی ذات کی اصلاح کرنی چاہیئے۔ وہ یہ ہے۔ کہ دنیا میں کوئی انسان اپنے آپ کو علیحدہ وجود سمجھنے کا مستحق نہیں نیک مقابلہ کیلئے بیشک اللہ تعالٰے نے یہ سکھایا ہے۔ کہ وہ اپنے آپ کو علیحدہ وجود قرار دے۔ لیکن صرف اپنے فائدہ کیلئے کوئی انسان اپنے آپ کو علیحدہ وجود نہیں ٹھہرا سکتا۔ حتیٰ کہ اسکی تمام ترقیات دوسروں کے ساتھ وابستہ کر دی گئی ہیں۔ یہ بتاتا ہے۔ کہ منشا الٰہی یہی ہے۔ کہ انسان اپنے آپ کو علیحدہ وجود قرار نہ دے۔ مثلاً بیماری ہے۔ اب کوئی بیماری ایسی نہیں۔ جو ایک شخص کے ساتھ مخصوص ہو۔ یہ کبھی نہیں ہوتا۔ کہ ایک خاص بیماری میں ایک ہی شخص مبتلا ہو۔ اور دوسرا اس میں کوئی نہ مبتلا ہو۔ بلکہ ہر بیماری دوسرے پر بھی اثر ڈالتی ہے۔ بعض متعدی بیماریاں تو مشہور بھی ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ مجلس میں ایک آدمی اُباسی لیتا ہے۔ تو دوسروں کے منہ بھی کھل جاتے ہیں۔ ایک افسردہ سے افسردہ مجلس ہو۔ اس میں اگر کوئی ایسا شخص آوے۔ جس کے دل میں سچے طور پر خوشی ہو تو وہ تمام غمزدہ لوگ خوش ہو جائینگے۔ اسی طرح اگر رقت والا انسان کسی خوشی کی مجلس میں آجائے۔ تو سب پر رقت طاری ہو جائیگی مثلاً خطبہ میں ایک شخص کسی بات پر سبحان اللہ کہے تو دوسروں کی زبان پر بھی سبحان اللہ جاری ہو جاتا ہے۔ ایک شخص تھا زبان لینے لگ جائے۔ تو دوسروں کی آواز میں بھی رقت معلوم ہو گی ایک شخص عمدہ محنت کرتا ہے۔ تو اس سے دوسروں کو بھی فائدہ پہنچتا ہے۔ ایک تندرست ملازم ہے۔ تو اس کے کام اور محنت سے اس کے بیوی بچوں کو اور اس کے آقا کو بھی فائدہ پہنچتا ہے۔ تو نہ تو غم اور نہ خوشی نہ سکھ اور نہ دُکھ کی کوئی ایسی بات ہے۔ جو ایک کے ساتھ محدود ہو۔

صرف ایک شخص سے کسی چیز کے تعلق ہونے کا راز

یہ سلسلہ کیوں خدا نے رکھا ہے۔ حتیٰ کہ عذاب بھی ایک حد تک ایک انسان کے ساتھ تو اس کا خاص تعلق ہوتا ہے۔ لیکن اس کا اثر دوسروں پر بھی ضرور ہوتا ہے۔ مثلاً عذاب کے ماتحت ایک شخص جوان مرگ ہوتا ہے۔ تو اس کا لازمی نتیجہ اس کے بیوی بچوں کو بھی بھگتنا پڑتا ہے۔ اسی طرح جن لوگوں پر رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ تو اس کے نتیجہ میں ان کے متعلقین کو بھی فائدہ پہنچتا ہے۔ ایک شخص خدمت دین کرنے والے شخص کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ تو اس کو بھی اس نیک کام میں حصہ ملے گا۔ اگر کوئی عالم کے ساتھ بیٹھیگا۔ تو اُسے بھی علم حاصل ہو گا۔

پس یہ قانون بتا رہا ہے۔ کہ ہم ہر ایک کام کو دیکھیں۔ کہ یہ ہماری ذات تک محدود نہیں رہے گا۔ کیونکہ اگر وہ مثلاً بیمار ہے۔ اور اسکی بیماری غالب ہے۔ تو ہم بھی بیمار ہونگے۔ یا ہماری بیماری غالب ہو تو دوسروں کو بیماری حاصل ہو گی۔ اسی طرح اگر ہم تندرست ہیں۔ اور ہماری صحت غالب ہے۔ تو دوسروں کو بھی صحت حاصل ہو گی۔ اسی بات کی طرف سورہ فاتحہ میں اشارہ کیا گیا ہے۔ جب کہ اس میں سے مَیں کا لفظ ہی اُڑا دیا ہے۔ جہاں متکلم کا صیغہ استعمال کیا ہے۔ وہاں لفظ ہم ہی رکھا ہے۔ تینوں جگہ ہم کا لفظ رکھا ہے۔ ہم عبادت کرتے ہیں۔ ہم خدا سے مدد مانگتے ہیں۔ اور ہم اس سے ہدایت مانگتے ہیں۔ جب ہم کوئی لفظ بولتے ہیں۔ اور اس کی تعیین نہیں ہوتی تو ہم اس کلام کے بولنے کی طرف دیکھیں گے۔ کہ اس کی پہلی کلام سے اس لفظ کی کیا تعیین ہوتی ہے۔ تو ہم کو یہاں معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس سورۃ میں پہلے رب العالمین آیا ہے۔ جس سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ کم سے کم اگر اسکے معنے ہم لئے جائیں تو یہ ماننا پڑے گا۔ کہ تمام کے تمام انسان جو ہیں ان کی طرف سے ہم کہتے ہیں۔ کہ ہم تیری مدد کے طالب ہیں۔ تیری طرف سے ہدایت کے طالب ہیں۔

نیک مقابلہ

بیشک نیک مقابلہ کے لئے اور ایک دوسرے کو مدد دینے کے لئے تو میں کا لفظ بولا جاتا ہے۔ لیکن مجموعی کاموں کیلئے ہم آتا ہے۔ پس یہاں جو ایاک نعبد سے لیکر اھدنا الصراط المستقیم تک ہم آیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انسان تبھی سچے طور پر عبادت کر سکتا ہے کہ اس کے سوا تمام انسانوں کو بھی ہدایت ہو۔ اور یہ تبھی ہلاکت سے بچ سکتا ہے۔ جب کہ تمام آدمیوں کو خدا کی طرف سے ہدایت ہو۔ اور مدد ہو۔ کیونکہ اگر صرف اسی کو ہدایت مل گئی ہے۔ اور دوسروں کو نہیں ملی۔ تو دوسرے گمراہ لوگ اس کو گمراہ کر سکتے ہیں۔ اگر اس کو گمراہ نہیں کرینگے۔ تو اس کی اولاد کو

ضرور گمراہ کریں گے۔ پس یہ تبھی محفوظ رہ سکتی ہے جب کہ اس کے ارد گرد کے لوگ بھی محفوظ ہوں۔ پس سورہ فاتحہ ہمیں سبق دیتی ہے۔ کہ ہمارا یہ فرض ہے۔ کہ ہم باقی لوگوں کو بھی ہدایت کی طرف لانے کے لئے توجہ کریں۔ اگر خالی منہ سے انکی ہدایت کیلئے دعا مانگتے رہیں۔ لیکن ان کی ہدایت کیلئے کوشش نہ کریں۔ تو اس کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ ہم جھوٹ بولتے ہیں۔

فرض تبلیغ

تبلیغ انسان کے ابتدائی اور اعلےٰ درجہ کے فرائض میں سے ہے۔ اب جب کہ یہ دعا مانگتا ہے۔ کہ ہم سب کو ہدایت دے تو عجیب بات ہے۔ کہ جب اسے ہدایت دی جاتی ہے۔ تو دوسروں کا حصہ بھی اپنے پاس رکھ چھوڑتا ہے۔ یہ پھر چور اور ڈاکو ہے۔ اس لئے خطرہ ہے۔ کہ اس کو جو ہدایت دی گئی ہے۔ وہ بھی چھینی جائے۔ اسلئے وہی شخص قبولیت کا شرف حاصل کر سکتا ہے۔ کہ جو دوسروں کو بھی جو ہدایت میں ان کا حصہ ہے پہنچا دیتا ہے۔ اس میں چوری نہیں کرتا۔ لیکن وہ شخص جو دوسروں تک ہدایت نہیں پہنچاتا وہ خطرہ میں ہے کہ وہ بھی ہدایت سے محروم نہ رہے۔

پس میں تمام جماعت کو اس بات کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ جلد سے جلد اس زمانہ میں ہدایت کو دوسروں تک پہنچا دے۔

اللہ تعالےٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے۔ کہ ہم اپنے فرائض کو سمجھیں۔ اور اپنی ذمہ داری کو ادا کریں۔ اور ہدایت کو ہم دوسروں تک پہنچا دیں۔

نفس پر قابو

ایک سوال کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ فرماتے ہیں۔ کوئی کیسے گھوڑے پر کسطرح سوار ہو سکتے ہیں۔ تو میں کہونگا کہ اس پر سوار ہونے سے۔ اسیطرح نفس کو قابو کرنیکا طریق یہی ہے۔ کہ اسکو قابو میں رکھا جائے۔ یہ طبعی باتیں ہیں۔ ان کے لئے کسی الگ قانون کی ضرورت نہیں۔ والسلام

مکتوبات امام

(مرسلہ جناب مولوی رحیم بخش صاحب ایم۔ اے افریقن)

سوالات

حضور جو شخص اس بات کا اقرار کرتا ہے۔ کہ میں غیر احمدی کو لڑکی نہیں دونگا۔ غیر احمدی کے پیچھے نماز نہیں پڑھوں گا۔ کیونکہ ایسا کرنا حرام ہے۔ اور غیر احمدی کا جنازہ نہیں پڑھوں گا۔ اور نماز پڑھتا رہوں گا۔ جو شخص ان باتوں کا اقرار کر کے جان بوجھ کر توڑتا ہے وہ احمدی سمجھا جائیگا یا نہیں۔ اور اس کا جنازہ جائز ہے کہ نہیں۔

(۲) جن لوگوں کو مسیح موعود کے دعویٰ کا علم ہی نہیں۔ وہ کس جماعت میں سے سمجھے جائیں گے۔ اور ان کا کیا نام رکھا جائیگا۔

(۳) جن کو رامچندر جی اور کرشن جی مہاراج کے نبی ہونے کا علم ہی نہیں۔ اور جن کو مسیح موعود کے دعویٰ کا علم ہی نہیں۔ وہ دونوں یکساں ہیں۔ یا کہ نہیں۔

جواب

مکرمی۔ السلام علیکم

آپ کا خط پہنچا۔ حضور جواب میں فرماتے ہیں۔

جب کوئی شخص جان بوجھکر غیر احمدیوں کو لڑکی دیگا غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھے گا۔ وغیرہ تو اس کے متعلق آپ یہاں اطلاع کریں۔ فیصلہ کرنا ہمارا کام ہے۔

دوسرے سوال کے جواب میں حضور فرماتے ہیں۔ کہ جو نہیں مانتا۔ اس کو عربی زبان کے محاورہ میں کافر کہتے ہیں۔ اور جو مانتا ہو۔ اس کو مومن کہتے ہیں۔ سزا کا معاملہ الگ ہے۔ آج بھی ایسے لوگ دنیا میں پائے جاتے ہیں۔ جن کو رسول اللہ صلعم کے نام کا بھی علم نہیں۔ اور ان کو کافر ہی کہتے ہیں۔

تیسرے سوال کے جواب میں حضور فرماتے ہیں رامچندر اور حضرت صاحب کے ماننے والوں میں بڑا فرق ہے۔ رامچندر کی صداقت تو سوائے احمدیوں کے پہلے کسی کو معلوم نہیں تھی۔ ان کا نام قرآن شریف نے نہیں بتایا۔ اس لئے جو رامچندر اور کرشن کے نبی کا انکار کرے۔ اور ان کی صداقت کا قائل نہ ہو۔ تو وہ کسی سزا کا مستحق نہیں۔ کیونکہ وہ تمام دلائل صداقت انبیا کو مانتا ہے۔ اور اپنی خاص صداقت کے دلائل اس کو کسی نے بتائے نہیں۔ اور وہ اب مخفی ہیں۔ لیکن حضرت صاحب جو اس زمانے کے مرسل ہیں اور ان کی صداقت تو روز روشن کی طرح ظاہر ہو گئی ہے۔ سلئے دونو میں بڑا فرق ہے

بائیکاٹ اور چھوت چھات کی حقیقت

مکرمی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے خط کے جواب میں حضور فرماتے ہیں:۔ یہ آپ کو دھوکہ لگا ہے۔ کہ ہم نے ہندوؤں سے بائیکاٹ کیا ہے۔ ہمیں تو بائیکاٹ سے نفرت ہے۔ ہم نے کبھی اس کا اعلان نہیں کیا۔ ہاں چھوت کا اعلان کیا ہے۔ اور اس میں اور بائیکاٹ میں فرق ہے۔ بائیکاٹ کے معنے یہ ہیں۔ کہ کسی قوم سے کوئی چیز خریدنی نہیں چاہیئے۔ اگر وہ مفت مل جائے تو بائیکاٹ کا لفظ اس کے خلاف نہیں۔ لیکن چھوت میں اس کے برخلاف صرف اتنا منع ہے۔ کہ کھانے کی چیز جو ہندو ہم سے نہیں لیتے۔ وہ ان سے نہیں لینی۔ اور اگر وہ مفت بھی ہمارے آگے رکھیں۔ تو بھی نہیں لینی۔ بائیکاٹ اور چیز ہے۔ اور چھوت اور چیز ہے۔ اور اس مسئلہ پر جو زور دیا گیا ہے۔ جیسا کہ ظاہر کر دیا گیا ہے۔ وہ بعض سیاسی ضروریات کی وجہ سے ہے۔ ورنہ مذہباً ان کا کھانا منع نہیں۔ یہ ایسی بات ہے۔ کہ مذہباً جائز ہے۔ کہ یہودی یا عیسائی کے گھر میں کھانا کھائے۔ لیکن اگر اسے معلوم ہو جائے کہ کوئی شخص ایسا ہے۔ جو اسے زہر دیدیگا۔ پھر یہ اس کے گھر میں کھانا نہیں کھاتا۔ چونکہ ہندو لوگ کمزور مسلمانوں میں یہ بات پھیلاتے ہیں۔ کہ دیکھا ہم مسلمان کے ہاتھ کا نہیں کھاتے۔ اور وہ کھا لیتے ہیں۔

اس سے معلوم ہؤا۔ کہ وہ اعلیٰ ہیں۔ اور ہم ادنےٰ۔ اور اس کی وجہ سے ہزاروں آدمی اسلام چھوڑ کر آریہ ہو گئے تھے۔ پس اس وقتی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم نے یہ اعلان کیا ہے۔ کہ جس طرح ہندو ہم سے چھوت کرتے ہیں۔ اسی طرح ہمیں بھی ان سے کرنا چاہیئے۔ تاکہ وہ لوگوں کو دھوکہ نہ دے سکیں۔ کہ مسلمان اپنے آپ کو ان سے ادنیٰ سمجھتے ہیں۔ اگر آج ہندو اس چھوت کو چھوڑ دیں۔ تو ہم بھی اسکو چھوڑنے کے لئے تیار ہیں۔ بائیکاٹ کا خیال خود امرتسر سے پیدا ہؤا ہے۔ اور اس کی وجہ ارتداد نہیں۔ بلکہ ہندو مسلمانوں کی لڑائیاں ہیں۔ اگر اس میں مسلمان کامیاب نہیں ہوئے۔ تو اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ ان کا کوئی لیڈر نہیں سوچتا کہ اس پر عمل بھی ہو سکتا ہے یا نہیں بلا تحقیق کے جوش کے ماتحت ایک تحریک جاری کر دی ہے۔ پھر اس کو سنبھالا نہیں جا سکا۔ پس اس کے ذمہ دار ہم نہیں ہیں۔ بلکہ وہ لوگ ہیں۔ جنہوں نے اس تحریک کو جاری کیا ہے۔ ہم نے جس قدر اعلانات کئے ہیں۔ وہ کھانے پینے کی چیزوں کے متعلق ہیں دوسری چیزیں بہ حیثیت قوم ہم نے ہندو لینی جائز سمجھے ہیں۔ اسی طرح ہم مسلمانوں کو بہ حیثیت قوم ان سے چیزیں لینی منع نہیں۔ لیکن جس طرح ہندوؤں میں من حیث الافراد کوشش کرتے ہیں۔ کہ ہندوؤں سے چیز خریدیں اور مسلمانوں سے نہ لیں۔ اسی طرح مسلمان بھی من حیث الافراد ایسا کر سکتے ہیں۔ اس کے متعلق کوئی خاص قانون یا حکم جاری نہیں کیا جا سکتا۔ مگر قطع نظر اس کے کہ کوئی بائیکاٹ کا سلسلہ جاری کیا گیا ہے یا نہیں۔ مجھے طبعاً یہ حس ہے کہ اگر کسی مسلمان کے پاس سودا اچھا ملتا ہو۔ تو اس سے لینا چاہیئے۔ اور اس معاملہ میں مجھے آپ سے ہمدردی ہے۔ لیکن جیسا کہ میں نے اوپر بتایا ہے۔ جو آپ کو یا دوسرے تاجروں کو نقصان پہنچا ہے۔ اس کی ذمہ داری ہم پر عاید نہیں ہوتی۔ چھوت کی وجہ سے کسی مسلمان تاجر کو نقصان نہیں پہونچا۔ بلکہ نئی دکانیں کھل گئی ہیں۔ مگر میں سمجھتا ہوں کہ حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے بائیکاٹ نے ضرور نقصان پہنچایا ہوگا۔ گو یہ ممکن تھا۔ کہ اگر انتظام کے ماتحت اس مسئلہ کو چلایا جاتا۔ تو اس میں بھی لوگ کامیاب ہو جاتے۔

یوگ کی حقیقت

السلام علیکم۔ اگر آپ بھنگ پینے والے سے سوال کریں گے۔ تو وہ بھی کہے گا۔ کہ بھنگ سے بڑا فائدہ ہے۔ خیالات بہت وسیع ہو جاتے ہیں۔ یوگ کی مثال بالکل بھنگ اور چرس اور افیون کی طرح ہے۔ اس کا عامل اپنے دماغ کو خاص خاص مشقوں کے ذریعہ تھکا کر ایسی حالت میں کر دیتا ہے۔ کہ اس کی قوت ارادی کا قبضہ اور تصرف اس کی قوت متخیلہ پر پہنچا دیتا۔ پس پچھلے تجربہ کے تاثرات سے متاثر ہوتے ہوئے وہ حصہ دماغ ایسی کیفیات اس کے سامنے ظاہر کرتا ہے۔ جو بہت دلچسپ نظر آتی ہیں۔ اس کی مثال بالکل اس بچہ کی سی ہوتی ہے۔ جس کے ماں باپ اسکی آنکھوں سے اوجھل ہو جاتے ہیں۔ اور وہ خود خوب ناچنا اچھلنا کودنا شروع کر دیتا ہے۔ دیکھنے والے اس کی ان حرکات کو دیکھ کر بہت خوش ہوتے ہیں۔ اور ہنستے ہیں۔ لیکن وہ قریب ہوتا ہے۔ کہ گر کر اپنا منہ یا سر تڑوا لے۔ بعینہٖ یہی حالت یوگ والے کی ہے۔ اس کا اطمینان ایسا ہی ہے۔ جیسے کہ درد کا بیمار افیون کھا کے آرام حاصل کر لیتا ہے۔ اس کی خوشی ایسی ہی ہے۔ جیسے کہ ایک غمگین آدمی شراب پی کر بظاہر خوش ہو جاتا ہے۔ مگر حقیقت نہیں بدلتی۔ حس کم ہو جاتی ہے۔ اور وہ بھی کسی نفع رساں طریق پر نہیں۔ یوگ بھی حقیقی اخلاق کے حصول میں انسان کو کامیاب نہیں بنا سکتا۔ یوگ کبھی حقیقی علم انسان کو عطا نہیں کر سکتا۔ میں نے خود اس علم کا مطالعہ کیا ہے اور ان کے بڑے بڑے استادوں کی کتابوں کو دیکھا ہے اور سوائے ایک خالی ڈھول کے اس کے اندر کچھ نہیں پایا۔ آواز بے شک خوش کن ہے۔ لیکن اس کے اندر کچھ نہیں۔ وہ علوم اور وہ معرفت تامہ اور وہ یقین اور وہ وثوق اور وہ اطمینان اور وہ حقیقی نجات اور کامیابی جو خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق قائم کر کے انسان حاصل کرتا ہے۔ بلکہ تعلق باللہ کے ابتدائی مدارج میں ہی جو کچھ حاصل ہوتا ہے۔ جبکہ اس نے ابھی عرفان کامل نہیں حاصل کیا ہوتا۔ وہ مقام ایک انتہائی کمالات کو پہنچے ہوئے یوگی کو نصیب نہیں ہو گا۔ آپ اس سے دریافت کریں۔ کہ اس کو یوگ سے کیا فائدہ ہؤا ہے۔ وہ کسی ایسی حقیقت کو بیان کرے۔ جو مذہب کے ابتدائی مراحل کے طے کرنے والے کو بھی حاصل نہیں۔ تو بے شک ہم اس کی بات میں کچھ حقیقت مان لینگے۔

ایک زندگی وقف کرنیوالے احمدی کے جواب میں

فرمایا:۔

اگر آپ اپنے وقف کے اوپر انشراح صدر کے ساتھ قائم ہیں۔ تو پھر سوال آپ کا یہ ہونا چاہیئے تھا۔ کہ میں تعلیم سے فارغ ہو چکا ہوں۔ اب میں کیا کروں پھر اگر آپ کو کوئی ایسا کام بتایا جاتا۔ جس میں آپ پر ایسا مالی بوجھ پڑتا۔ جس کو آپ برداشت نہ کر سکتے۔ تو پھر آپ اپنے حالات پیش کر کے مجھے توجہ دلاتے کہ ایسے حالات ہیں۔ اور میرے لئے یہ کام ناممکن ہے۔ اس لئے کوئی اور تدبیر کی جائے جس میں میں کوئی کام کر سکوں۔ لیکن ایک طرف ملازمت کی اجازت مانگتے ہیں اور دوسری طرف وقف یاد دلاتے ہیں۔ مجھے یہ دونو باتیں متضاد نظر آتی ہیں۔ اسلئے میں کوئی مشورہ نہیں دے سکتا۔ جس وقت آپ نے زندگی وقف کی تھی۔ کیا اس وقت آپ کے پاس اتنی دولت جمع تھی۔ کہ آپ سمجھتے تھے کہ ساری عمر بیٹھ کر کھائینگے۔ اگر اس وقت بھی آپ کی مالی حالت ایسی نہ تھی۔ تو آپ نے وقف کیوں کیا تھا اور اگر باوجود ان حالات کے آپ نے وقف کیا تھا۔ تو پھر اب پھرتے کیوں ہیں؟

خاکسار رحیم بخش

حضرت مسیح موعود کا صاف و صریح حکم ہے
کہ
بدون احمدی کے لڑکی کا رشتہ نہ کیا جائے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے مکفر یا مکذّب یا متردد کی اقتدا میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ اور ارشاد ہے کہ تم پر حرام اور قطعی حرام ہے۔ جو کسی مکفر یا مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔ اسی طرح آپ کا صاف اور صریح حکم ہے۔ کہ کسی احمدی کے لئے جائز نہیں۔ جو اپنی لڑکی کا رشتہ کسی غیر احمدی سے کرے۔ حضور کے قائم کردہ ابدی مرکز سے روگردانی اختیار کرنے والے جہاں غیر احمدیوں کی اقتدا میں نماز پڑھنے کے لئے بے قرار ہیں اور اس کے لئے قسم قسم کے حیلے تراش کر اپنے انقلاب علیٰ عقبیہ کا ثبوت مہیا کرتے رہتے ہیں۔ وہاں اس فعل حرام یعنی غیر احمدیوں کو رشتہ بنات دینے کے واسطے بھی میں دیکھتا ہوں۔ کہ ان کی مسخ شدہ روحیں تڑپ رہی ہیں۔ اور وہ کچھ نہ کچھ اس کے متعلق شائع کرنا اپنے پیپ آلود زخموں اور نہ اچھے ہونیوالے ناسوروں کے لئے موجب اندمال سمجھتے ہیں۔ اے کاش! وہ اپنے ہادی اپنے رہنما کی الہدیٰ اور لائے ہوئے دین الحق کو اتنی جلدی نہ بھول جاتے نہیں نہیں مجھے کہنا چاہیئے نہ چھوڑ جاتے۔ مگر ان کے محسن ان کے مسیحا ہاں ان مردوں کے زندہ کرنے والے احمد مجتبےٰ کی تعلیم ان پر باوجود اس صراحت کے مشتبہ ہو گئی تھی۔ تو وہ اس خدا کے برگزیدہ نبی کی حرکت نبضی بنظر غائر دیکھ لیتے۔ میری مراد اس سے سیّدنا نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ کے عہد سعادت مہد کا عملدر آمد ہے۔ آپ کی تقریریں آپ کی تحریریں ہیں۔ جو سننے والے کانوں نے سنیں۔ اور دیکھنے والی آنکھوں نے دیکھیں۔ ہم نے بارہا شاہد حقیقت۔ محبوب صداقت کا پُر نور چہرہ بے نقاب کیا مگر ع

آنکھ کے اندھوں کو حائل ہو گئے سو سو حجاب

اگر نظریں کمزور ہو گئیں۔ تعصب کا موتیا بند اُتر آیا ہے۔ تو فضل ہاں الفضل کی عینک لگا کر ہی دیکھ لیتے۔ مگر فی طغیانھم یعمھون۔ کیا دیکھیں گے تاہم مندرجہ ذیل تحریر ہدایت تنویر جو حضرت خلیفہ اول کے دستخط خاص سے ہے۔ اہل بصیرت کے لئے درج ذیل ہے۔ جو یاران طریقت کے لئے موجب حصول اطمینان و باعث ازدیاد عرفان اور خصم ناحق کوش حریف حق پوش کے حق میں وجہ بطلان ہو اگر دیدۂ بینا سے دیکھیں۔ اور گوش حق نیوش سنیں۔ ورنہ ع اگر صد باب حکمت پیش نادان کی صورت درپیش اور زادہم اللہ مرضا نداے بہر خیر اندیش۔

یہ مکتوب حافظ محمد عیسے صاحب کے نام حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی ۱۹۰۶ء میں لکھا ہے۔ اور یہیں دستیاب ہوا ہے۔

حافظ محمد عیسے صاحب

میاں محمد امین آپکی قوم سے ہیں۔ اور حضرت صاحب کے مخلص ہیں
اور جہاں تک مجھے یقین و علم ہے آپکی قوم سے کوئی بھی احمدی نہیں
اور حضرت صاحب کا صاف و صریح حکم ہے کہ بدون احمدی کے
لڑکی کا رشتہ نہ کیا جاوے۔ اسلئے انسب یہی ہے
کہ آپ یہ رشتہ منظور کریں
نور الدین

"حافظ محمد عیسیٰ صاحب! میاں محمد امین آپ کی قوم سے ہیں۔ اور حضرت صاحب کے مخلص ہیں۔ اور جہاں تک مجھے یقین و علم ہے۔ آپ کی قوم سے کوئی بھی احمدی نہیں۔ اور حضرت صاحب کا صاف و صریح حکم ہے کہ بدون احمدی کے لڑکی کا رشتہ نہ کیا جائے۔ اسلئے انسب یہی ہے۔ کہ آپ یہ رشتہ منظور کرلیں"۔

نورالدین - ۸ جون ۱۹۰۶ء

مندرجہ بالا تحریر سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا صاف اور صریح حکم ہے۔ کہ غیر احمدی کو لڑکی کا رشتہ نہ دیا جائے۔ اب اس کے خلاف کون احمدی ہے۔ جو عہد بیعت پر قائم رہکر اس فعل حرام کے جواز کا امر نا فرجام کر سکتا ہے۔

اکمل قادیان - ۵ فروری ۱۹۲۴ء

اطلاع

امسال ملتان ٹریننگ کالج میں بجائے انٹرنیس کے ایف اے پاس طلباء داخل ہونگے ٹریننگ ایک سال کی ہوگی۔ انٹرنیس کا داخلہ قطعاً بند ہے۔ معتبر خبر ہے کہ اگلے سال سے بی اے بی ٹی کلاس چند سال کیلئے بند ہوگی اس لئے اس لائن کے شائقین ایف اے پاس احمدی اصحاب جلد اپنی درخواستیں پرنسپل ٹریننگ کالج ملتان کے پتہ پر ارسال کریں۔

آریوں کی شرارت

ہمارے مبلغ مقیم موضع نوگانواں ضلع متھرا اطلاع دیتے ہیں۔ کہ آریہ لوگوں نے ہماری اذان کے بالمقابل تین چار آدمی نوکر رکھے ہیں۔ جو ہر وقت طیار رہتے ہیں۔ چاہے ہم دس بجے رات کو اذان دیں۔ یا دن کو کسی وقت دیں تو دو آدمی سنکھ بجاتے ہیں۔ اور ایک نقارہ پیٹتا ہے۔ اور ایک پیپا بجاتا ہے۔ تا گاؤں میں اذان نہ سنے۔ ۲۷ر تاریخ سے آج ۲۸ر تاریخ تک وہی حالت ہے۔ اور بڑا شور اذان کے وقت کرتے ہیں۔ ہم نے اپنے انسپکٹر حلقہ صوفی محمد ابراہیم صاحب بی۔اے۔ کو کہا ہے۔ کہ وہ موقعہ پر جا کر مناسب انتظام کر دیں۔ دیکھیں انہیں کہاں تک کامیابی ہو۔ والسلام

چوہدری عبداللہ خاں بھٹی۔ بی۔ اے

اشدھی اور مولوی

ضلع فرخ آباد میں اشدھی کا فتنہ بالکل دب گیا تھا اور وہاں کی اشدھی سبھا بھی ٹوٹ گئی تھی۔ مگر افسوس صد افسوس کہ ہمارے مخالف مولوی صاحبان کی بے جا مخالفت اور بے محل رخنہ اندازیوں کے سبب سے آریوں کو پھر جرأت ہو گئی۔ چنانچہ موضع منگول میں حال ہی میں انہوں نے چند اشخاص کو مرتد کر لیا۔ ہمارے مبلغوں کو جب یہ خبر ملی۔ تو وہ کئی میل دشوار گذار راستہ طے کر کے وہاں پہنچے۔ اور کئی متزلزل مسلمانوں کو ارتداد کے گڑھے میں گرنے سے بچا لیا۔ مگر ہمارے مخالف مولوی صاحبان میں سے کوئی بھی وہاں نہ پہنچا۔ کاش کہ یہ اسلام کے مدعی بجائے ہماری مخالفت کرنے کے اپنے بھائیوں کو ارتداد کی آگ سے بچانے کی کوشش کرتے۔

(۲) موضع اول ضلع متھرا سے ہمارے مبلغ لکھتے ہیں۔ کہ اول کو واپس آتے ہوئے مجھے شیخ آل محمد ملے۔ انہوں نے کہا۔ کہ مولوی ابراہیم و ظہور احمد (بقاپوری) نیبری والے ابھی گئے ہیں۔ اور میں نے ان سے کہا تھا۔ کہ جب وہ (احمدی) بلاتے ہیں۔ تو آپ آتے نہیں۔ یہ ٹھیک بات نہیں۔ مولوی صاحب نے جواب دیا۔ کہ یہ کافر ہیں۔ اس لئے ہم لوگ ان کے پاس اب بیٹھنا نہیں چاہتے۔ میں نے جواب دیا۔ کہ آپ لوگ کیا ہندوؤں کے پاس نہیں بیٹھتے۔ آپ کی یہ بات فضول ہے۔ آپ آئیں تو ان سے (احمدیوں سے) گفتگو ہو۔ اور کچھ پتہ لگے۔ اسپر مولوی صاحب نے کہا۔ اگر بحث کرنی ہو۔ تو بیری میں وہ بھی آ جائیں اور ہمارے بھی دس بیس آدمی آ جائیں گے۔ بحث ہو جائے گی۔ میں نے جواب دیا۔ کہ ہم بحث کے خواہشمند نہیں ہیں۔ پھر مولوی صاحب نے کہا۔ کہ ان (احمدیوں) کو مکان سے نکال دو۔ تا کہیں تم پر بھی اثر نہ ہو جائے تو میں نے جواب دیا۔ کہ مولوی صاحب ہم کوئی بے سمجھ تو نہیں ہیں۔ پھر مولوی صاحب کہنے لگے۔ کہ سنا ہے تمہیں ان لوگوں نے کچھ لالچ دے رکھا ہے۔ میں نے جواب دیا۔ کہ مولوی صاحب خوب کہی۔ ہم کوئی غریب اور کمینہ تھوڑا ہی ہیں۔ کہ لالچ کی وجہ سے ان کو ٹھیرا رکھا ہے۔ ہم جگہ نہ دینگے۔ تو وہ مکان کرایہ پر لے کر رہینگے۔ تو پھر کیا ہو گا۔ یہ مولوی صاحب فضول باتیں ہیں۔ اللہ ان مولویوں کے حال پر رحم کرے۔ اس مولوی صاحب کو ہمارے مبلغ صاحب نے ایک دفعہ پوچھا۔ کہ آپ مرتد ملکانوں سے بھی کبھی ملے ہیں۔ تو جواب دیا۔ کہ "میں ان کافروں کے ساتھ بات نہیں کرتا"۔ حالانکہ مولوی صاحب انسداد ارتداد کیلئے آئے ہوئے ہیں۔ اور غالباً اسی کام کے لئے اپنی جمعیت کی طرف سے تنخواہ پاتے ہیں۔

چوہدری عبداللہ خاں بھٹی۔ بی۔ اے۔ بقلم مولا بخش

قبول اسلام

خاکسار کو مورخہ ۲۵ر نومبر ۱۹۲۳ء کو ان لوگوں نے جو لبیبہ سانڈھن میں اشدھی ہوئے تھے۔ دباؤ وغیرہ ڈال کر اشدھی کر لیا تھا۔ میں اس بات کو خوب اچھی طرح سمجھ گیا ہوں۔ کہ مذہب اسلام ہی سچا ہے۔ ہندو مذہب بالکل جھوٹا ہے۔ لہذا آج مورخہ ۳ر جنوری ۱۹۲۴ء کو بلا کسی جبر و اکراہ کے مذہب اسلام قبول کرتا ہوں۔ اور خدا سے دعا کرتا ہوں۔ کہ مجھ کو اس مذہب پر ہی موت دے۔ آمین ثم آمین۔

گواہ شد

نشان انگوٹھا رحمت خاں۔ از لبیبہ سانڈھن

العبد

نشان انگوٹھا چھتر خاں۔ دوند خاں سکنہ لبیبہ سانڈھن ضلع آگرہ

گواہ شد

دستخط (ٹھنکر بخط ہندی)

المشتہر

خاکسار (ڈاکٹر) نور احمد (احمدی) مبلغ موضع سانڈھن (از احمدیہ دار التبلیغ۔ آگرہ)

سکرٹریان تعلیم و تربیت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ سالانہ جلسہ پر آپ نے مجھ سے پختہ وعدہ کیا تھا۔ کہ آپ واپسی پر اپنے اپنے وطن میں سلسلہ تدریس باقاعدہ قائم کرینگے۔ اور اس کی رپورٹ کم از کم ایک دفعہ مہینہ میں تو ضرور دیا کرینگے۔ اور اس وعدے کو پختہ کرنے اور اسے ہمیشہ آپکے ذہنوں میں محفوظ رکھنے کیلئے میں نے آپ کو ایک ایک کتاب ہدیہ دی تھی۔ آج ۱۱ر فروری ہے۔ مگر بہت سے سکرٹریوں سے کوئی رپورٹ نہیں آئی۔ کہ کب درس شروع کیا گیا۔ کتنا ہوا۔ اور تربیت کی طرف کیا توجہ ہو رہی ہے۔ یہ تو نہیں ہو سکتا۔ کہ آپ اپنے وعدوں کو بھول گئے ہوں۔ کیونکہ وہ ہدیہ یاد دہانی کیلئے کافی ذہین تھے۔ اور نہ فی الحال از وقت میں یہ نتیجہ نکال سکتا ہوں کہ آپ دوستوں نے تین چار آنے کی کتاب کا ہدیہ لینے کیلئے یونہی وعدہ کر دیا۔ لہذا میں آپسے پہلے یہی مطالبہ کرتا ہوں کہ آپ مہربانی کر کے مجھے جلد اطلاع دیں۔ کہ آپ نے

اطلاع ضروری

جمیع احمدی احباب کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ ہمارے یہاں ہر قسم کا چرمی سامان فٹ بال زین رساز سوٹ کیس ہینڈ بیگ بوٹ تسمہ وغیرہ وغیرہ نہایت مضبوط و ارزاں روانہ کیا جاتا ہے ویز کروم لیدر براؤن و بلیک۔ لیدر و غیرہ سب اسکوں والی اعلیٰ اور من کا سامان سپلائی ہوتا ہے۔ فہرست طلب کرنے پر بھیجی جاتی ہے

منیجر دی امپیریل لیدر ورکس۔ بڑی محال۔ کانپور

بھاگلپوری ٹسری کپڑا

یہ بات مانی ہوئی ہے۔ کہ ٹسری کپڑے جسقدر بھی تیار ہوتے ہیں وہ بھاگلپور سے بہتر کہیں نہیں تیار ہوتے۔ خیر یہ تو آزمائش کے بعد ہی معلوم ہو سکتا ہے۔ ہمارے کارخانہ سے ہر قسم کے ٹسری کپڑے باہر بھیجے جاتے ہیں۔ خصوصاً کوٹوں اور قمیصوں کے کپڑے نہایت عمدہ اور وضعدار ہوتے ہیں۔ علاوہ اس کے پگڑیاں اور لنگیاں اور زنانہ مصرف کے کپڑے بھی نہایت اچھے ہوتے ہیں۔ شاید آپ کے دل میں یہ خیال پیدا ہو جائے۔ کہ یہ صرف اشتہاری الفاظ ہیں در حقیقت کچھ نہیں تو اس خیال کے رفع کرنے کیلئے یہ بات کافی ہو سکتی ہے۔ کہ مال ناپسند ہونے پر ہفتہ کے اندر واپس کر دیجئے۔ بشرطیکہ مال کو کچھ ضرر نہ پہنچا ہو اور خرچ آمد و رفت کا خریدار کے ذمہ ہوگا۔

(نوٹ) خریدار یہ بھی واضح رہے۔ کہ شائقین مال اپنا پتہ پورا اور صاف تحریر فرماویں۔ تاکہ آرڈر کے تعمیل کرنے میں کسی قسم کی دقت نہ پیش آئے

المشتہر

عبد الحکیم احمدی ڈاکخانہ ناتھ نگر ضلع بھاگلپور

بک ڈپو قادیان کی نئی کتابیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء اور دیگر مصنفین سلسلہ کی تمام کتب اس کتب خانہ سے ملتی ہیں۔ احباب حضرت اقدس کی کتب کی اشاعت اور تبلیغ سلسلہ کے لئے جس کتاب کی ضرورت ہو۔ اس کتب خانہ کو درخواست کریں۔

نجات کس طرح ہو سکتی ہے

ہر شخص فطرتاً نجات کا خواہشمند ہے۔ اور وہ چاہتا ہے۔ کہ اسے حصول نجات کا صحیح ذریعہ معلوم ہو۔ اس غرض کیلئے حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی وہ تقریر مسئلہ نجات پر پڑھیں۔ جو ۱۹۲۳ء کے سالانہ جلسہ پر آپ نے فرمائی۔ اور جس کو بک ڈپو نے حال میں شائع کیا ہے۔ قیمت ۱۲ر

ایام الصلح اردو

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ معرکۃ الآرا تصنیف جو طاعون کے انذاری نشان اور خدا تعالےٰ کی قہری تجلی کے ظہور کے وقت شائع ہوئی تھی۔ دوبارہ بک ڈپو نے اسے نہایت خوبصورت طبع کرایا ہے۔ قیمت ایک روپیہ

شہادت القرآن

جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے دعوٰی کا ثبوت قرآن مجید سے دیا ہے۔ ایک مشہور آزاد خیال مسلمان کے سوال کا جواب۔ قرآن مجید کی بعض آیات کی نہایت لطیف تفسیر قیمت ۱۲ر

فقہ احمدیہ

صرف ۰ ۹ جلدیں باقی ہیں۔ جلد خرید لیجئے۔ قیمت ۸ر

منیجر بک ڈپو قادیان

ماہ رواں میں نصف قیمت

ابھی کارڈ لکھو

مندرجہ ذیل ۱۶ کتابوں کا سٹ جو آریہ سماج کی اینٹ سے اینٹ بجا دینے والا ہے۔ ماہ فروری میں نصف قیمت میں ملے گا۔ اصلی قیمت ان کتابوں کی تین روپیہ ہے۔ رعائتی عہ اور محصولڈاک ۱۲ر کل عہ۔ انیسویں صدی کا ہرنی مشین گن تارپیڈو۔ شدھی کی اشدھی۔ تحفہ ذوالجلال ہر دو حصہ پیدائش عالم ازالۃ الشکوک۔ گوشت خوری مسلمان کا پیغام تنبیہ زبان دراز۔ کلام الامام۔ گائے کی عظمت۔ الحق نمبر ۲ اسو پربیال کا جھٹہ۔ وید کی تعداد صرف ایک سو درخواست کی تعمیل ہوگی۔ جلد درخواست کرو۔

(المشتہر منیجر فاروق بک ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور)

اللھم انت الشافی

جوہر شفاء ؛ نئی زندگی

یہ خشک سفوف ہے۔ جسکا تجربہ دس سال تک کیا گیا ہے۔ پرانا بخار و کھانسی خشک یا تر بلغم میں خون آتا ہو۔ سل کے کیڑوں کو فنا کرتا ہے۔ تپ دق کو جس سے حکیم و ڈاکٹر بھی عاجز ہوں۔ مرد و عورت سب یکساں مفید۔ قیمت نہایت کم جو سعد و بچے کو بھی مفت فی تولہ عہ۔ علاوہ محصولڈاک جو ایک ماہ کو کافی ہے۔ حکیموں کو بھی اس کا مطب میں رکھنا ضروری ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہوتا ہے۔

پتہ

(دالیس عزیز الرحمن قادر بخش انجنیر قادیان ضلع گورداسپور پنجاب)

مسلمانوں کی امداد کا غیبی فرشتہ

آل انڈیا سپیشل مسلم فیملی ریلیف فنڈ ایسوسی ایشن لاہور

سینکڑوں روپیہ مستقل آمدنی

ہر شہر اور ہر قصبہ میں مسلمان ایجنٹوں کی ضرورت ہے

سینکڑوں روپیہ کی امداد

ہر مسلم مرد و عورت ممبر ہوکر حاصل کر سکتا ہے۔ ۵ر ٹکٹ بنام جنرل منیجر روانہ کرکے قواعد و ضوابط طلب کریں

لوگ موتیوں کے سرمہ کو پسند کرتے ہیں

اسلئے کہ ضعف بصر، ککرے، خارش چشم، پھولا، جالا، پانی بہنا، دھند، پڑبال، غبار، ابتدائی موتیابند۔ غرضیکہ آنکھوں کی جملہ بیماریوں کیلئے اکسیر ہے۔ اسکے لگاتار استعمال سے عینک کی حاجت نہیں رہتی۔ قیمت فی تولہ ۸/ علاوہ محصولڈاک جو سال بھر کیلئے کافی ہے۔ مزید اطمینان کیلئے تازہ شہادت ملاحظہ ہو **ایک ڈپٹی کمشنر کی شہادت**:۔ جناب خان بہادر میرزا سلطان احمد خانصاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر ادکاڑہ سے لکھتے ہیں کہ ایک آنکھوں کے مریض جسکی بصارت میں دن بدن کمی اور دھند بڑھتی جاتی تھی کو سرمہ دیا۔ چند روز کے استعمال کے بعد اُسنے مجھے شکریہ سے کہا کہ اس سرمہ کے استعمال سے میری آنکھوں کی نور بصارت ترقی پر ہے۔ دھند جاتی رہی۔ آنکھوں میں ٹھنڈک اور نظر میں تیزی ہے۔ میں بغرض افادہ عام یہ نوٹ اشاعت اخبار کیلئے خدمت میں بھیجتا ہوں۔ تاکہ اور لوگ بھی اس سے مستفیض ہو سکیں ؎

ملنے کا پتہ

منیجر اخبار نور۔ کارخانہ موتیوں کا سرمہ قادیان ضلع گورداسپور

کتاب محقق جلد منگوالو!

دنیا میں بہت سے احمدی بنانیکی ایک ترکیب یہ ہے کہ کتاب محقق منگوائیں۔ اور کسی غیر احمدی کو پڑھنے کیواسطے یہ کہکر دیدیں کہ پڑھکر واپس کر دیجئے۔ تقاضا کرتے رہئے جب وہ پڑھ چکے تو اور کسی کو دیدیجئے۔ انشاء اللہ ہر تین پڑھنے والوں میں ایک سعید روح صداقت احمدیت کے آگے سر جھکا کر احمدی ہو جائیگی کیونکہ اس کتاب میں صداقت احمدیت پر ۱۴ زبردست دلائل درج ہیں جنکی تردید کرنیوالیکو ۱۴۰ روپیہ انعام مقرر ہے۔ یہ کتاب ۱۳۴۳ھ میں لکھی گئی جو اسقدر مقبول ہوئی کہ ۱۳۴۲ گھنٹے میں فروخت ہو گئی۔ اس مرتبہ اضافہ کیساتھ نہایت اعلیٰ لکھائی چھپائی اور عمدہ کاغذ پر تیار ہوئی ہے۔ پہلے ۲۷۰ صفحے تھے۔ اب پانسو ہو گئے ہیں مگر قیمت میں صرف ۴/ اضافہ کیا ہے مجلد کی قیمت ۱۲/ جیبی تقطیع جزبندی کی جلد تاکہ جیب میں رہ سکے۔ احمدی کتب کا خلاصہ اسمیں موجود ہے۔ پھر شرط ہے اگر ناپسند ہو تو کتاب واپس کر کے اپنی قیمت منگوالو ؎

(منیجر رسالہ محقق۔ کوچہ پنڈت دہلی)

ضرورت رشتہ

ایک احمدی لڑکے کے لئے جو تعلیم یافتہ خوش شکل اور برسر روزگار ہے ایک رشتہ کی ضرورت ہے۔ جو تعلیم یافتہ خوبصورت اور امور خانہ داری سے واقف ہو۔ ذات وغیرہ کا کوئی خیال نہیں۔ حاجتمند احباب ذیل کے پتہ سے خط و کتابت کریں ؎

شیخ سمیع اللہ احمدی کلرک اکھنور۔ علاقہ جموں۔

ایک استانی کی ضرورت

ہمارے ایک مکرم و معظم کو جو صوبہ بہار و اڑیسہ میں نہایت اعلیٰ عہدہ پر ممتاز ہیں۔ اپنی بچیوں کے لئے استانی کی ضرورت ہے جو مڈل یا انٹرنس تک تعلیم دے سکے۔ اور دین سے واقف ہو۔ احمدی ہو تو بہتر ہے۔

تنخواہ تیس سے پچاس روپیہ تک

خط و کتابت ہونی چاہئے

(ایڈیٹر الفضل قادیان)

تجرید بخاری

مع اصل عربی و ترجمہ اردو

مولفہ علامہ حسین بن مبارک زبیدی المتوفی ۹۰۰ھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح الصحیح احادیث کا یہ نایاب گنجینہ نہایت اعلیٰ اہتمام کیساتھ خوشخط واضح چھپکر تیار ہے۔ مقدمہ میں امام بخاری اور عام راویان تجرید کے جستہ جستہ حالات تمام احادیث تجرید کے عنوانات قائم کر کے انکی فہرست اسطرح دیگئی ہے کہ ہر ایک شخص ہر مطلب کی احادیث آسانی سے نکال سکے۔ اور اسکے بعد اصل کتاب کے ایک کالم میں عربی اور اسکے بالمقابل اردو ترجمہ۔ یہ مبارک کتاب ہر مسلمان کے گھر میں ہونی چاہئیے فرمائش آج ہی بھیجدیجئے تاکہ طبع ثالث کا منتظر نہ رہنا پڑے۔

لکھائی چھپائی۔ دیدہ زیب کاغذ سفید حجم ۱۱۰۰ صفحات کتاب مجلد

قیمت ہر دو حصہ للعہ محصولڈاک ۱۲/ کل لعہ

فیروز اللغات اردو

اس مبسوط لغات میں رائج الوقت اردو کے پچاس ہزار لفظوں محاوروں ضرب المثلوں۔ کہاوتوں اور مقولوں کے دو لاکھ سے زیادہ معنے بتائے گئے ہیں اور تقریباً وہ تمام عربی فارسی۔ ہندی سنسکرت و انگریزی وغیرہ کے الفاظ موجود ہیں۔ جو اسوقت اردو تحریر اور تقریر میں مستعمل ہیں چنانچہ ملکی۔ ادبی اہل الرائے نے اسے زبان اردو میں ایک بینظیر اضافہ قرار دیا ہے۔ ہز ایکسیلینسی گورنر صاحب بہادر نے اسکا ڈیڈیکیشن اپنے نام نامی پر منظور فرما کر پانچسو روپیہ نقد کا اعلیٰ انعام محکمہ تعلیم سے مرحمت فرمایا ہے۔ کتاب دو حصوں پر منقسم ہے ہر دو حصے مجلد حجم اٹھارہ سو صفحات کوئی دفتر اور سکول و کالج وغیرہ اس کتاب سے خالی نہ رہنا چاہئے۔ اور ہر ایک اردو داں کو اسکی سخت ضرورت ہے ؎

قیمت ہر دو حصہ مجلد دس روپیہ عنہ

محصولڈاک ایکروپیہ چار آنے (۱۴/)

فیروز اللغات عربی

اسمیں سولہ ہزار سے زیادہ قدیم و جدید عربی الفاظ کے سلیس اور مشہور عام اردو معنی دیئے گئے ہیں۔ اور حسب ضرورت صلہ بلکہ ثلاثی مجرد کے ہر مصدر کا باب بھی تحریر ہے طلباء و شائقین کیلئے نہایت کارآمد کتاب ہے۔ اور ہر ایک عربی خواں کو اسکی خریداری ضروری ہے۔ کتاب مجلد حجم ۶۰۰ صفحات لکھائی چھپائی نہایت اعلیٰ۔ قیمت تین روپے محصولڈاک ۸/ کل للعہ ؎ **علم التجارت** کی تجارت کرنیکو تو ہر ایک کا جی چاہتا ہے مگر جبتک اسکے متعلق کافی علم نہ ہو فائدہ کی جگہ الٹا نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ اس کتاب میں اسقدر تجارتی معلومات دیگئی ہیں کہ تاجروں کی دوکانپر برسوں کام کرنیسے شاید ہی مل سکیں خرید و فروخت کے طریقے تاجروں کے اقوال بھی۔ کھاتہ بک کیپنگ خط و کتابت وغیرہ سب کچھ اسمیں درج ہے۔ قیمت عـ ؎

ملنے کا پتہ

مولوی فیروز الدین اینڈ سنز پبلشرز۔ لاہور

مختصر خبریں

پیرس ۳۱ جنوری سرکاری اعداد شماری سے معلوم ہوا ہے کہ علاقہ روہر میں فرانسیسی فوج کو ۴۰ ہزار سے ۳۰ ہزار کر دیا گیا ہے۔ اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ بلجیم کی فوجیں بھی سات ہزار سے ۴ ہزار کر دیگئی ہے

لندن یکم فروری برطانیہ نے سویٹ روس کو تسلیم کر لیا ہے۔

لندن ۲ فروری۔ روس اور اطالیہ کے مابین تجارتی معاہدہ پر دستخط ہونے کو ہیں۔ اور ساتھ ہی اطالیہ حکومت روس کو باضابطہ تسلیم کر لیگا۔

لندن ۳ فروری روسی تار ایجنسی واقع لندن کو اس رزولیوشن کی عبارت موصول ہو گئی ہے جو دفتر وزارت خارجیہ کا مرسلہ ہے اور جو سویٹ کی دوسری کانگریس کے اجلاس میں ہوا تھا۔ برطانیہ کی طرف سے دولت روس کو تسلیم کئے جانے پر اظہار طمانیت کرنیکے بعد بیان کیا گیا ہے کہ برطانوی اور روسی اقوام کے درمیان اشتراک عمل کا سوال دولت روس کیلئے درجہ اول کی اہمیت رکھتا ہے جو اسکی صلح پسندانہ پالیسی کیمطابق تمام امور مابہ النزاع اور غلط فہمیوں کو صاف کر دینے کی ہر ممکن کوشش عمل میں لائیگی۔ اور اقتصادی تعلقات کو نشوونما دیکر مستقل کریگی۔ آخر میں یہ الفاظ درج ہیں کہ کانگریس میں قوم برطانوی کی طرف بغرض تہنیت و مبارکباد اپنا برادرانہ ہاتھ بڑھاتی ہے

لندن ۷ فروری جاپان میں زلزلے سے جو شدید نقصانات ہوئے ہیں۔ انکی تعمیر اور دیگر ضروری کاموں کے لئے لندن اور نیو یارک میں بہت جلد جاپان گورنمنٹ کیواسطے ایک بہت بڑے قرضہ کا بندوبست کیا جانے والا ہے۔

لندن ۸ فروری۔ سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ شہزادہ ویلز کی ہنسلی قدرے اتر گئی ہے۔ وہ میلٹن کے میدان میں اپنے شکاری کتوں کو مشق کرا رہے تھے کہ گھوڑے کو ٹھوکر لگی اور وہ سر کے بل نیچے گر پڑے

وراکروز ۹ فروری۔ انقلاب پسندوں نے اور تیربا انور وبا اور وراکروز پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے وہاں مارشل لا کا اعلان کر دیا گیا ہے۔

اکسفورڈ ۸ فروری رینڈم ناگپور مشہور فرانسیسی سوشلسٹ خاتون لندن کے ایک ہوٹل کے کمرے میں مردہ پائی گئی۔ دل کی حرکت بند ہونیسے موت وقوع پذیر ہوئی۔

کہتے ہیں کہ اس خاتون نے پچاس مقامات میں ہڑتال کرائی ہے۔ اٹلی کے سرکاری وکیل نے کہا تھا کہ یہ عورت یورپ بھر میں سب سے زیادہ خطرناک عورت ہے۔ یہ خاتون فساد برپا کرنے کے جرم میں کئی ملکوں میں قید رہ چکی ہے۔

الہ آباد ۱ فروری آدھ کمبھ میلا میں ایک فساد ہو گیا جسکی تفصیلات موصول ہوئی ہیں۔ ویراگیوں اور ناگیوں کے درمیان ایندھن پر قبضہ جمانے کیلئے لڑائی ہو گئی جو لوگوں نے سادھوؤں کے استعمال کے لئے بھیجا تھا۔ ناگیوں نے اس ایندھن پر قبضہ جما لیا ویراگی بھی اسے لینا چاہتے تھے باتوں باتوں میں لڑائی ہو گئی۔ اور دونوں طرف ایک درجن آدمی مجروح ہو گئے۔ پولیس کا ایک آدمی بھی زخمی ہوا۔ اس جھگڑے کا یہ نتیجہ ہوا کہ بعض اکھاڑوں اور جھونپڑوں کو آگ لگ گئی۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔

بمبئی ۸ فروری میجر ڈاکٹر عصمت بے اور لفٹننٹ الیاس سری آفندی بے تیرہ مصاحبوں کی معیت میں تشریف فرمائے بمبئی ہوئے۔ یہ حضرات مجلس خلافت مرکزیہ کے دفتر میں مقیم ہیں۔ پندرہ فروری کو براستہ پورٹ سعید انگورہ تشریف لیجائینگے۔

سر سنگم پہلے مارچ کے اواخر میں رخصت پر جا رہے ہیں۔ اسلئے سر ایڈورڈ میکلیگن مئی کے اختتام تک صوبہ کے گورنر رہینگے۔ غالباً یکم جون ۱۹۲۶ء کو ہندوستان سے رخصت ہو جائینگے۔

قاہرہ ۷ فروری شریف حسین ملک الحجاز سے ملاقات کر کے گفتگو کیگئی۔ تو آپ نے فرمایا کہ انکی خواہش خلیفہ بننے کی نہیں ہے۔ اور نہ وہ مسئلہ خلافت میں مصروف ہیں۔ مگر پھر بھی انکی ذاتی رائے یہ ہے کہ فی الحال اسلام کو ایک خلیفہ کی ضرورت ہے کیونکہ عبدالمجید فرائض خلافت کو پوری طرح انجام نہیں دے سکتے اور اسی لئے انکو صحیح خلیفہ خیال نہیں کیا جا سکتا ہے۔ آپنے فرمایا کہ وہ آجکل محض اتحاد عرب کے مسئلہ میں منہمک ہیں۔ اور جو گفت و شنید اس بارہ میں برطانیہ سے ہو رہی ہے اسکا انتظار کر رہے ہیں۔

رائٹر کے ذریعہ سے جب یہ خبر موصول ہوئی کہ سلطان ابن سعود کا انتقال ہو گیا۔ تو سلطان کے ان احباب نے جو بمبئی میں رہتے ہیں بذریعہ تار بحرین سے دریافت کیا اصلی بات کیا ہے تو معلوم ہوا کہ انکا انتقال نہیں ہوا۔ بلکہ وہ اچھے خاصے ہیں۔ بحرین سے ایک اور خبر آئی کہ سلطان کی صحت بہت اچھی ہے اور انہوں نے حال ہی میں شادی کی ہے۔

امرتسر ۷ فروری۔ حال میں ہی یہ افواہ اڑی ہے کہ گورنمنٹ دربار صاحب امرتسر پر قبضہ کرنیوالی ہے لیکن باوثوق ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ یہ افواہ بالکل بے بنیاد ہے۔

آستانہ انگورہ۔ سمرنا۔ قونیہ اور سیواس کے ہوائی سلسلہ قایم کرنے کے لئے ایک کمپنی قایم ہوئی ہے۔ دو ہوائی جہاز بھی کمپنی مذکور نے منگالئے ہیں جو آستانہ پہونچ گئے ہیں۔ یہ کمپنی خالص ترکی کمپنی ہے۔ اور اسکے ڈائرکٹر مشہور ترک ہواباز شاکر فیضی بک ہیں۔

انگورہ گورنمنٹ کو صوبہ بروصہ میں جو قدیم یونانی آثار ملے ہیں۔ انمیں شیر کا ایک مجسمہ اور بہت سی مختلف قسم کی مچھلیاں ہیں۔ بعض اور چیزیں بھی دستیاب ہوئی ہیں۔

شام کی مجلس اتحادی نے باشندگان شام کو امریکہ جانے کی ممانعت کر دی ہے۔ گذشتہ چند سالوں سے شام کی آبادی میں سے ہزاروں آدمی امریکہ جا رہے تھے اور پچھلے مہینوں میں تو ان کی تعداد بہت بڑھ گئی تھی۔ مہاجرت کی استعداد کو دیکھکر شامی گورنمنٹ نے محسوس کیا کہ اس ملک کو مادی اور ادبی نقصان پہونچیگا۔ اسلئے آئندہ کیلئے ہجرت کی قطعی ممانعت کر دی ہے۔

اخبار توحید لکھتا ہے کہ قونیہ میں ایک عورت کے ایک لڑکی ہوئی ہے۔ جسکے دو سر ہیں۔ یہ لڑکی زندہ ہے۔ اور اسکی صحت نہایت اچھی ہے